سورة هود

آیات ۹ - ۱۸

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ﴿٩﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ
ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۙ﴿١٠﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿١١﴾ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ
يَّقُوْلُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ؕ﴿١٢﴾
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٣﴾ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٤﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ
﴿١٥﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
﴿١٦﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ
اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٧﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ
يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿١٨﴾

وَلَئِنۡ اَذَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنَّا رَحۡمَةً ثُمَّ نَزَعۡنٰهَا مِنۡهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـــُٔوۡسٌ كَفُوۡرٌ ۝۹ وَلَئِنۡ اَذَقۡنٰهُ نَعۡمَآءَ بَعۡدَ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ لَيَقُوۡلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّىۡ ؕ

وَلَئِنۡ - اور بلاشبہ اگر

اَذَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ - ہم چکھاتے ہیں انسان کو (مزا)

(ذ و ق) أذَاقَ يُذِيْقُ ، إذَاقَةً - مزا چکھانا (IV)

مِنَّا رَحۡمَةً - اپنی (طرف) سے کسی رحمت کا

رحمت سے مراد صحت، امن و عافیت، اقبال مندی، خوشحالی، فارغ البالی اور موافق حالات اور دیگر تمام نعمتیں

ثُمَّ نَزَعۡنٰهَا مِنۡهُ - پھر چھین لیتے ہیں وہ اس سے

نَزَعَ يَنْزِعُ ، نَزْعًا - کھینچنا، چھین لینا

اِنَّهٗ لَيَـــُٔوۡسٌ كَفُوۡرٌ - یقیناً وہ مایوس ہو کر ناشکرا ہو جاتا ہے

يَئِسَ يَيْأَسُ و يَيْئِسُ ، يَأْسًا - مایوس ہونا

يَئُوس - مایوس، ناامید (مبالغے کا صیغہ)

كَفُوْر - کُفر سے نکلا ہوا، ناشکرا (مبالغے کا صیغہ)

وَلَئِنۡ - اور اگر

اَذَقۡنٰهُ نَعۡمَآءَ - ہم چکھاتے ہیں انسان کو (مزا) نعمتوں کا

نَعۡمَآءَ - نعمتیں، آسودگی، راحت و آرام

لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌۙ ﴿۱۰﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾

بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ - کسی تکلیف کے جو پہنچی ہوتی ہے اسے | ضَرَّآء - تکلیف/سختی | مَسَّ يَمُسُّ ، مَسًّا - چھونا

لَيَقُوْلَنَّ - تو وہ لازماً کہے گا

ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ - دور ہو گئیں سب سختیاں مجھ سے | ذهَبَ يَذْهَبُ ، ذَهابًا - لے جانا، چلے جانا...

اِنَّهٗ لَفَرِحٌ - بیشک وہ یقیناً بہت خوش ہے (پھولے نہیں سماتا) | فرِحَ يَفرَحُ ، فَرَحًا - اترانا

فَخُوْرٌ - بے انتہا فخر کرنے والا | فَخُور - مبالغے کا صیغہ (بہت زیادہ فخر کرنے والا۔ شیخی خور)

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا - سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے صبر کیا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - اور عمل کئے نیک

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ - یہی ہیں وہ لوگ جن کے لیے ہے بخشش

وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ - اور بڑا اجر

وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ إِنَّهُ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ﴿٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ
ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ۗ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿١٠﴾ إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۗ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿١١﴾

اگر کبھی ہم انسان کو اپنی رحمت سے نوازنے کے بعد پھر اس سے محروم کر دیتے ہیں تو وہ مایوس
ہوتا ہے اور ناشکری کرنے لگتا ہے
اور اگر اُس مصیبت کے بعد جو اُس پر آئی تھی ہم اسے نعمت کا مزا چکھاتے ہیں تو کہتا ہے میرے تو
سارے دلدر پار ہو گئے، پھر وہ پھولا نہیں سماتا اور اکڑنے لگتا ہے
اس عیب سے پاک اگر کوئی ہیں تو بس وہ لوگ جو صبر کرنے والے اور نیکو کار ہیں اور وہی ہیں
جن کے لیے درگزر بھی ہے اور بڑا اجر بھی

If We ever favour man with Our Mercy, and then take it away from him, he becomes utterly desperate, totally ungrateful.
And if We let him taste favour after harm has touched him, he says: 'All my ills are gone', and he suddenly becomes exultant and boastful,
except those who are patient and act righteously. Such shall have Allah's forgiveness and a great reward.

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ۝٩ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ۭ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝١٠

انسان کی ایک طبعی کمزوری کی نشان دہی - انسان کی تنگ ظرفی اور کوتاہ نظری

- انسان کا لفظ بول کر اجتماعی اسلوب میں بات فرمائی گئی ہے (اصل خطاب ان لوگوں کو جن کا ذکر سابقہ آیات میں آیا ہے)
- انسان کی یہ فطری کمزوری ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اسے بدنی صحت، مالی وسعت ، اہل و عیال کی کثرت، خوشحالی، عہدہ ومنصب سے نوازتا ہے یا اثر ورسوخ میں اضافہ فرماتا ہے تو بجائے اس کے کہ اسے اللہ کی دین سمجھیں اور اس پر اللہ کا شکر ادا کریں اور وہ ان نعمتوں کو خدمت خلق کے لیے کام میں لائیں اور ان کے رویے کو دیکھ کر لوگ یہ سمجھیں کہ اللہ نے انھیں نعمتوں سے نوازا ہے اور وہ زیادہ متواضع ہو جائیں لیکن ان میں ایسے کسی رویہ کی دور دور تک بھی نشان دہی نہیں ہوتی۔
- ان نعمتوں کا شکر ادا نہ کرنے پر جب وہ ان نعمتوں سے محروم کر دیا جائے یا کوئی اور مصیبت اسے پیش آئے تو وہ فوراً رحمت الٰہی سے مایوس ہو جاتا ہے اور جزع و فزع کرنے لگ جاتا ہے، اور بھول جاتا ہے کہ اس پر کبھی اللہ کی نظر کرم بھی تھی اور وہ بالکل اس بات پر غور کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے کہ کل اگر ہمارے حالات اچھے تھے تو وہ اللہ کی عطا تھی اور ہماری محنتوں کا ثمر تھا اور آج اگر حالات بگڑ گئے ہیں تو یقیناً اس میں ہماری کوتاہیوں کا دخل ہوگا۔ ہمیں اپنی کوتاہیاں دور کرکے از سرِ نو جدوجہد کا آغاز کرنا چاہیے اور اللہ سے مدد مانگنی چاہیے
- اور جب کبھی رنج کے بعد راحت اور تنگی کے بعد آسائش مل جائے، مصیبتیں ہٹ جائیں، حالات بہتر ہو جائیں تو یک قلم غافل ہو جاتا ہے اور ڈھینگیں مارنے لگتا ہے

☜ اچھے حالات ہوں تو اللہ کا شکر ادا کیا جائے اور جب کوئی سختی آجائے تو اس پر صبر کیا جائے اور اللہ سے رجوع

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۱۱

صبر کے مفہوم کا ایک پہلو (انسانیت کے گل سر سبد لوگوں کا تذکرہ)

- گزشتہ دو آیات میں ان کم ظرف لوگوں کا تذکرہ جو بنیادی انسانی صفات سے عاری ہونے کی وجہ سے انسانی وقار سے بھی تہی دامن ہوگئے ہیں، کسی مصیبت یا آزمائش میں بلبلا اٹھتے ہیں مایوس اور ناشکرے بن جاتے ہیں، اور انہیں ملیں تو بھی دوسروں کے لیے مصیبت بن جاتے ہیں شیخیاں بگھارتے ہیں اور اتراتے پھرتے ہیں۔
- یہاں پہ صبر کی صفت کا ذکر اس چھچھورپن کی ضد کے طور پر آیا ہے، یعنی صابر وہ شخص ہے جو زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات میں اپنے ذہن کے توازن کو برقرار رکھے، وقت کی ہر گردش سے اثر لے کر اپنے مزاج کا رنگ بدلتا نہ چلا جائے بلکہ ایک معقول اور صحیح رویہ پر ہر حال میں قائم رہے۔ دولت مندی، اقتدار اور ناموری ملنے پر بہکنے نہ لگے
- اللہ کی نعمتوں کو اللہ کی دَین اور اس کی امانت سمجھے، ان سے وہ غریبوں کی خدمت، رفاہ عامہ کے کام اور اعلائے کلمۃ الحق کی جدوجہد میں اپنا بھرپور فرض سرانجام دے۔ سلیمان علیہ السلام کی طرح اللہ سے دعا مانگے کہ یا اللہ تو نے جو میرے والد گرامی اور مجھ پر احسانات کیے ہیں مجھے توفیق دے کہ میں ان کے شکر کے لیے ایسے اعمال کروں جس سے تو راضی ہو۔ ذولقرنین کی طرح اقتدار اور اسباب و وسائل کو انسانی مخلوق کی بھلائی اور انہیں رب کی طرف بلانے میں استعمال کرے، خلفائے راشدین کی طرح قوت و اقتدار اور دولت کو انسانوں کی دینا و آخرت میں حقیقی فلاح کے لیے استعمال کرے

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی طرح خلافت جیسی نعمت بھی ملے تو اسے اللہ کی طرف سے ایک ذمہ داری سمجھ کر اس طرح ادا کرے کہ دن کا چین رخصت ہو جائے اور راتوں کی نیندیں اچاٹ ہو جائیں۔ رات دن ایک ہی بات کی لگن ہو کہ میرے ملک میں کوئی غریب نہ رہے کوئی جانور بھی بھوکا نہ رہے اور میرے گھر میں اس وقت تک خوشحالی نہ آئے جب تک ہر مسلمان گھر خوشحالی سے مالامال نہ ہو جائے اور جب لوگ میٹھی نیند سوئیں تو وہ اس طرح راتوں کو اٹھ کر روئے

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ؕ ﴿١٢﴾

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ - پس شاید کہ آپ چھوڑنے والے ہوں

لَعَلَّ - شاید (امید یا اندیشے کے لئے)

تَرَكَ - چھوڑنا

تَارِك - چھوڑنے والا

بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ - اس کے بعض کو جو وحی کیا گیا آپ کی طرف

وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ - اور تنگ ہونے لگا ہے اس سے آپ کا سینہ

ضَاقَ يَضِيقُ ، ضَيْقًا و ضِيقًا - تنگ ہونا

ضیقِ صدر - سینے کا تنگ ہونا

ضیقِ النفس - سانس کی تکلیف

مضائقہ - تنگی، حرج

اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ - اس بنا پر کہ وہ لوگ کہیں گے کیوں نہیں

لَوْ لَا - کیوں نہیں

اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ - اتارا گیا اس پر کوئی خزانہ

كَنْز - خزانہ

اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ - یا (کیوں نہ) آیا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ

جَآءَ - آنا

مَلَك - فرشتہ

اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ - حقیقت یہ ہے کہ آپ (صرف) خبردار کرنے والے ہو۔

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ - اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے

وَكِيل - کارساز، نگہبان، کفایت کرنے والا، مختار

أَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىهُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِعَشۡرِ سُوَرٍ مِّثۡلِهٖ مُفۡتَرَيٰتٍ وَّادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۳﴾

أَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىهُ - کیا یہ کہتے ہیں کہ خود گھڑا ہے اس نے (قرآن کو)

اِفترٰی یُفۡتَرِي ، اِفۡتَرَاءً - گھڑنا (VIII)

قُلۡ فَاۡتُوۡا - کہہ دیجیے ! اچھا لاؤ تم

أَتَی یَأۡتِي ، إِتۡیَانًا لانا، لے آنا

بِعَشۡرِ سُوَرٍ مِّثۡلِهٖ - دس سورتیں اس کی مانند

سُوَر ، سُورة کی جمع

مُفۡتَرَيٰتٍ - گھڑی ہوئی

مُفۡتَرَيٰتٍ ، اِفۡتَرَاءً سے مفعول جمع مؤنث (گھڑی ہوئی)

وَّادۡعُوۡا - اور بلالو تم

دَعَا یَدۡعُو ، دُعَاءً - بلانا، آواز دینا

مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ - اُس کو جسے (بلانے کی) تم استطاعت رکھتے ہو

مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ - اللہ کے سوا

اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ - اگر ہو تم سچے

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعۡضَ مَا يُوۡحٰٓى اِلَيۡكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدۡرُكَ اَنۡ يَّقُوۡلُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ كَنۡزٌ اَوۡ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ
نَذِيۡرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ وَّكِيۡلٌ ؕ ﴿١٢﴾ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰٮهُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِعَشۡرِ سُوَرٍ مِّثۡلِهٖ مُفۡتَرَيٰتٍ وَّادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ
مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿١٣﴾

تو اے پیغمبرؐ! کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اُن چیزوں میں سے کسی چیز کو (بیان کرنے سے) چھوڑ دو جو تمہاری طرف وحی کی جارہی ہیں اور اِس بات پر دل تنگ ہو کہ وہ کہیں گے "اس شخص پر کوئی خزانہ کیوں نہ اتارا گیا" یا یہ کہ "اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا" تم تو محض خبردار کرنے والے ہو، آگے ہر چیز کا حوالہ دار اللہ ہے، کیا یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے یہ کتاب خود گھڑ لی ہے؟ کہو، "اچھا یہ بات ہے تو اس جیسی گھڑی ہوئی دس سورتیں تم بنا لاؤ اور اللہ کے سوا اور جو (تمہارے معبود) ہیں اُن کو مدد کیلیئے بلا سکتے ہو تو بلا لو اگر تم (انہیں معبود سمجھنے میں) سچے ہو

(O Messenger!) Let it not happen that you omit (to expound) a portion of what was revealed to you. And do not be distressed that they will say: 'Why was a treasure not bestowed upon him?' or 'Why did no angel accompany him?' For you are merely a warner, whereas Allah has control over everything. Do they say: 'He has invented this Book himself?' Say: 'If that is so, bring ten surahs the like of it of your composition, and call upon all (the deities) you can other than Allah to your help. Do so if you are truthful.

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ؕ﴿۱۲﴾

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے

- آیت کریمہ کا مفہوم سمجھنے کے لیے اس وقت کے حالات پیشِ نظر رہیں۔ مکہ صرف ایک ایسے قبیلے کا مقام ہے جو تمام عرب پر اپنے مذہبی اقتدار، اپنی دولت و تجارت اور اپنے سیاسی دبدبے کی وجہ سے چھایا ہوا ہے۔ عین ان حالات میں اس بستی کا ایک آدمی اٹھتا ہے اور علی الاعلان کہتا کہ جس مذہب کے تم پیشوا ہو وہ سراسر گمراہی ہے، جس نظام تمدن کے تم سردار ہو وہ اپنی جڑ تک گلا اور سڑا ہوا نظام ہے، خدا کا عذاب تم پر ٹوٹ پڑنے کے لیے تلا کھڑا ہے اور تمہارے لیے اس سے بچنے کی کوئی صورت اس کے سوا نہیں کہ اس مذہب حق اور اس نظام صالح کو قبول کرلو جو میں خدا کی طرف سے تمہارے سامنے پیش کر رہا ہوں
- اس شخص کے ساتھ اس کی پاک سیرت اور اس کی معقول باتوں کے سوا کوئی ایسی غیر معمولی چیز نہیں ہے جس سے عام لوگ اسے مامور من اللہ سمجھیں (کہ ابھی اس کے ساتھ تاریخ کی عظمتیں شامل نہیں ہوئی تھیں)
- ان حالات میں جب کوئی ایک نظام کو چیلنج کرتا ہے، اس پہ سخت تنقید کرکے اس کی تمام خرابیوں کو لوگوں کے سامنے رکھ دیتا ہیں تو اس نظام سے متمتع ہونے والے اور اس کے رکھوالے پوری شد و مد کے ساتھ اس کی حفاظت کے میدان میں آجاتے ہیں
- مکہ میں بھی ایسا ہی ہوا، ظلم و ستم، مذاق اڑانا، پھبتیاں کسنا، ٹھٹھے لگانا، جھوٹے الزامات اور اوچھے اعتراضات ، غرض ہر ظلم کو روا رکھا گیا۔ ایسی حالت میں داعی کے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ وہ، کم از کم وقتی طور پر، تنقیدی انداز سے پرہیز کرے اور صرف مثبت طور پر اپنا پیغام پیش کرے، لیکن یہ اللہ کو مطلوب نہیں، فرمایا کہ ان تمام ہتھکنڈوں، ظلم ستم، تعصب ، بے رخی، اور تضحیک و استہزاء کے باوجود تمہارے پائے ثبات میں ذرا لغزش نہ آنے پائے اور سب کچھ جو وحی ہوا بلا کم و کاست بیان کرو، آپؐ کا فرض منصبی یہی ہے کہ آپ ﷺ ان لوگوں کو خبردار کردیں اور اللہ کا پیغام من و عن پہنچادیں

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىہُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِعَشۡرِ سُوَرٍ مِّثۡلِہٖ مُفۡتَرَیٰتٍ وَّ ادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۱۳﴾

قرآن حکیم کا اپنے منکروں کو کھلا چیلنج

- مشرکین کو یہ چیلنج مختلف درجوں میں بار بار دیا گیا تھا۔ اس سے پہلے انھیں کہا گیا تھا کہ اس جیسا قرآن تم بھی بنا کر دکھاؤ (بنی اسرائیل : ۸۸) ۔ یہاں دوسرے درجے میں ۱۰ سورتوں کا چیلنج دیا گیا۔ پھر اس کے بعد صرف ایک سورت بنا کر لانے کو کہا گیا ، جس کا تذکرہ سورۃ یونس (آیت ۳۸) میں بھی ہے اور سورۃ البقرۃ (آیت ۲۳) میں بھی۔
- ان مطالبات میں ترتیب زمانی کا پایا جانا ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ اصل مقصد چیلنج تھا کہ نفس قرآن جیسا کلام لاؤ۔ کل قرآن یا جزء یا ایک سورت وغیرہ۔ لہٰذا چیلنج قرآن جیسے کلام کے بارے میں تھا، کسی خاص مقدار کی بات نہ تھی۔ اور مخالفین جو عاجز آئے تو وہ قرآن جیسے کلام سے عاجز آئے۔ یہ نہ تھا کہ وہ کوئی سورت نہ لا سکے ، لہٰذا اس موضوع پر کل اور جزء کا ذکر برابر ہے اور اس سلسلے میں ترتیب لازم نہیں ہے بلکہ بعض مخصوص حالات کی وجہ سے مقدار کا ذکر ہوا - (فی ظلال القرآن)
- اس چیلنج میں ایک اور بات بھی شامل تھی کہ تم نے آج تک جن جن قوتوں کو اللہ کا شریک بنا رکھا ہے جن میں تمہارے بت بھی ہیں اور جنات بھی۔ فرشتے بھی ہیں اور مختلف دیوتا بھی۔ تمہارا دعوی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ تمہاری مدد کو آتے ہیں تو انھیں آج خصوصیت سے اپنی مدد کے لیے بلاؤ کہ تمہاری خدائی کو چیلنج کیا گیا ہے اور اس چیلنج میں ہماری مدد کرو
- اور اگر تم اپنے ان دعوؤں میں سچے ہو کہ یہ قرآن کریم اللہ کی کتاب نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کی تصنیف ہے اور اللہ وحدہ لا شریک نہیں بلکہ اس کی خدائی میں اور بھی شریک ہیں جو ہمیشہ ہماری مدد کرتے ہیں تو پھر تمہارے لیے یہ نادر موقع ہے کہ قرآن کریم کے اس چیلنج کو قبول کرو اور اس طرح سے اپنی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دو۔

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٤﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ ۔ پھر اگر نہ قبول کریں وہ تمہاری بات

(ج و ب)

اِسْتَجَاب يَسْتَجِيْبُ ، اِسْتَجَابَةً ۔ قبول کرنا (X)

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ ۔ تو جان رکھو حقیقت یہ ہے کہ

اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ ۔ نازل کی گئی ہے (یہ کتاب) اللہ کے علم سے

وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ اور یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔ تو کیا تم لوگ سرِ تسلیم خم کرتے ہو

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۔ جو کوئی چاہتا ہے دنیا کی زندگی

أرَادَ يُرِيْدُ ، إرَادَةً ۔ چاہنا، ارادہ کرنا (IV)

وَزِيْنَتَهَا ۔ اور اس کی زینت کو

نُوَفِّ اِلَيْهِمْ ۔ تو ہم پورا پورا دیتے ہیں ان کو

وَفَّى يُوَفِّي ، تَوْفِيَةً ۔ پورا پورا بدلہ دینا (II)

اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا ۔ ان کے اعمال (کے اجر) کو ان (دنیا) میں

وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ﴿۱۵﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶﴾

وَهُمْ فِيهَا - اور وہ اس میں

لَا يُبْخَسُونَ - حق سے کم نہ دیئے جائیں گے

بَخَسَ يَبْخَسُ ، بَخْسًا - کم دینا (حق سے)، ناانصافی کرنا

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ
لوگوں کو ان کی چیزیں کم کرکے نہ دو

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ - یہی ہیں وہ لوگ

لَيْسَ لَهُمْ - نہیں ہے جن کے لیے

فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ - آخرت میں مگر آگ

وَحَبِطَ مَا - اور اکارت ہوا وہ جو

حَبَطَ يَحْبِطُ ، حَبْطًا .. کسی عمل کا ضائع ہو جانا، اکارت جانا

اردو میں : حبطِ اعمال

صَنَعُوا فِيهَا - انہوں نے بنایا/کیا

صَنَعَ يَصْنَعُ ، صَنَعًا - بنانا، کرنا،

وَبَاطِلٌ - اور باطل ہونے والا ہے وہ جو

مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ - وہ لوگ کیا کرتے تھے

فَاِلَّمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَـكُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اُنۡزِلَ بِعِلۡمِ اللّٰهِ وَاَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۴﴾ مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا وَ
زِيۡنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيۡهِمۡ اَعۡمَالَهُمۡ فِيۡهَا وَهُمۡ فِيۡهَا لَا يُبۡخَسُوۡنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ لَـيۡسَ لَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوۡا فِيۡهَا
وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾

اب اگر وہ (تمہارے معبود) تمہاری مدد کو نہیں پہنچتے تو جان لو کہ یہ اللہ کے علم سے نازل ہوئی ہے اور یہ کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے پھر کیا تم (اس امر حق کے آگے) سر تسلیم خم کرتے ہو؟ جو لوگ بس اِسی دنیا کی زندگی اور اس کی خوش نمائیوں کے طالب ہوتے ہیں ان کی کار گزاری کا سارا پھل ہم یہیں ان کو دے دیتے ہیں اور اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی
مگر آخرت میں ایسے لوگوں کے لیے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے (وہاں معلوم ہو جائے گا کہ) جو کچھ انہوں نے دنیا میں بنایا وہ سب ملیا میٹ ہو گیا اور اب ان کا سارا کیا دھرا محض باطل ہے

Then if (your deities) do not respond to your call for help then feel assured that this Book was revealed with the knowledge of Allah, and that there is no true god but Him. Will you, then, surrender (to this truth)? Those who seek merely the present world and its adornment. We fully recompense them for their work in this world, and they are made to suffer no diminution in it concerning what is their due. They are the ones who shall have nothing in the Hereafter except Fire. (There they shall come to know) that their deeds in the world have come to naught; and that whatever they have done is absolutely useless.

محمد اقبال

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

مخالفینِ قرآن پر اتمام حجت

- یہ دلیل قرآن کی حقنیت بھی ثابت کر رہی ہے اور توحید اور رسالت کا اثبات بھی (قرآنِ کریم کا زور استدلال ملاحظہ کریں)

1. اگر تمہارے نزدیک یہ انسانی کلام ہے تو انسان کو ایسے کلام پر قادر ہونا چاہیے، لہٰذا تمہارا یہ دعویٰ کہ میں نے اسے خود تصنیف کیا ہے صرف اسی صورت میں صحیح ہو سکتا ہے کہ تم ایسی ایک کتاب تصنیف کرکے دکھاؤ۔ لیکن اگر بار بار چیلنج دینے پر بھی تم سب مل کر اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتے تو میرا یہ دعویٰ صحیح ہے کہ میں اس کتاب کا مصنف نہیں ہوں بلکہ یہ اللہ کے علم سے نازل ہوئی ہے۔

2. اگر تمہارے عقیدے کے مطابق تمہارے شفعاء اور شرکاء کی کوئی حقیقت ہوتی تو آج وہ اس نازک وقت میں تمہارے پشت پناہ ہوتے۔ تمہاری ہر طرح کی مدد کے لیے کھڑے ہوتے وہ کبھی بھی تم پر ناکامی کا داغ نہ لگنے دیتے۔ لیکن ان کی طرف سے جواب نہ ملنا ایک ہی معنیٰ رکھتا ہے کہ ان کا کوئی وجود نہیں یہ سراسر تمہارا وہم ہے تم نے بلاوجہ اللہ کے شریک بنا رکھے ہیں جبکہ کائنات میں وہ اپنی ذات اور صفات میں وحدہ لاشریک ہے۔

- تمہارے دونوں دعوؤں کی ناکامی کے بعد عقل اور دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ تم قرآن کریم کی صداقت پر ایمان لے آؤ۔ اللہ کے رسول کی دعوت کو قبول کرلو اس لیے پوچھا گیا ہے کیا تم اب بھی اسلام قبول کرتے ہو کہ نہیں

- اس میں تشویق و ترغیب کا پہلو بھی ہے اور زجر و ملامت کا بھی۔ تمہاری طبیعتوں میں اگر ذرا بھی سلامتی ہے تو آگے بڑھ کر اسلام کی رسی کو پکڑ لو اور اگر تمہیں اب بھی انکار ہے تو پھر سوچ لو کہ غلط بات پر قائم رہنے کا انجام کیا ہوتا ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿١٥﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾

دنیا سے متعلق اسلامی تصور

- قرآن کی دعوت کو جس قسم کے لوگ اس زمانہ میں رد کر رہے تھے اور آج بھی رد کر رہے ہیں وہ زیادہ تر وہی تھے اور ہیں۔ جن کے دل و دماغ پر دنیا پرستی چھائی ہوئی ہے۔
- مشرکین مکہ حیات دنیا کے باسی تھے یہی ان کا ہدف اور یہی ان کی منزل تھی اسی کی کامرانیاں ان کی کامرانیاں تھیں اسی کے دکھ ان کے دکھ تھے۔ وہ اس دنیا کی ایک ایک خصوصیت کو اپنا چکے تھے جس کا نتیجہ یہ تھا کہ انھیں دین و ایمان کی باتیں موت اور اس کے بعد کی زندگی کے تصورات پھر زندگی بھر کے اعمال کی جوابدہی اور اس پر جزا و سزا کی باتیں، نہ ان کے دماغ میں اترتی تھیں نہ حلق سے نیچے جاتی تھیں۔
- قرآنِ کریم حیات دنیا کے ایسے ہی پرستاروں کا نقشہ کھینچ کر بتاتا ہے کہ یہ لوگ دین کے کام کے تو کبھی نہیں کرتے البتہ ان میں بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جو دنیا میں ڈوب کر بھی بعض رفاہی کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض دفعہ لوگوں کے کام بھی آتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں ہم ان کی محنتوں کا پورا صلہ انھیں دنیا ہی میں دے دیتے ہیں۔ چونکہ وہ کوئی کام آخرت کو مقصود بنا کر نہیں کرتے اس وجہ سے آخرت میں ان کے سارے اعمال حبط ہو جائیں گے (اس مضمون کو قرآن میں سورۃ بنی اسرائیل (۲۰-۱۸) میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے)
- صاحب معارف القرآن کے مطابق یہ زیادہ راجح اور واضح بات ہے کہ یہ آیت ان لوگوں سے متعلق ہے جو اپنے اعمال صالحہ کو صرف دنیا کے فوائد دولت، عزّت، صحت وغیرہ کی نیت سے کرتے ہیں خواہ ایسا کرنے والے کافر ہوں جو آخرت کے قائل ہی نہیں، یا مسلمان ہوں جو زبان سے آخرت کے قائل ہیں مگر عمل میں ان کی فکر نہیں رکھتے، بلکہ ساری فکر دنیا ہی کے فوائد سے وابستہ رکھتے ہیں

أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ

أَفَمَنْ كَانَ - توکیا وہ جو ہو

عَلٰى بَيِّنَةٍ - ایک روشن دلیل پر

مِّنْ رَّبِّهٖ - اپنے رب کی طرف سے

وَيَتْلُوْهُ - اور ساتھ ساتھ / پیچھے (چلتا) ہو اس کے

شَاهِدٌ مِّنْهُ - ایک گواہی دینے والا (قرآن) اس (کی طرف) سے

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى - اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب

اِمَامًا وَّ رَحْمَةً - رہنما ہوتے ہوئے اور رحمت ہوتے ہوئے (آچکی)

اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ - یہ لوگ ہی ایمان لاتے ہیں اس (قرآن) پر

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ - اور جو کوئی انکار کرے گا اس (قرآن) کا

بَيِّنَة - واضح روشن دلیل، ثبوت، حجت

تَلَا يَتْلُوْ ، تُلُوًّا ..... ساتھ ساتھ / پیچھے چلنا

وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہے اور اللہ کی جانب سے ایک گواہ (قرآن) بھی اس شخص کی تائید و تقویت کے لیے آگیا ہے اور اس سے قبل موسیٰ کی کتاب (تورات) بھی جو رہنما اور رحمت تھی (آچکی ہو) یہی لوگ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں

توکیا وہ برابر ہے اس کے جو.....

مِنَ الۡاَحۡزَابِ فَالنَّارُ مَوۡعِدُهٗ‌ ۚ فَلَا تَكُ فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡهُ‌ ۚ اِنَّهُ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۷﴾

مِنَ الۡاَحۡزَابِ - تمام گروہوں میں سے

فَالنَّارُ مَوۡعِدُهٗ - تو آگ اس کے وعدہ کی جگہ ہے

فَلَا تَكُ - پس نہ ہوں آپ

فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡهُ - کسی شک میں اس (قرآن) سے

اِنَّهُ الۡحَـقُّ - یقیناً یہ حق ہے

مِنۡ رَّبِّكَ - تمہارے رب کی طرف سے

وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ - اور لیکن لوگوں کی اکثریت

لَا يُؤۡمِنُوۡنَ - ایمان نہیں لاتی

احْزاب ، حِزب کی جمع (گروہ، جماعت)

مَوْعِد - وعدے کی جگہ

كَانَ يَكُون ، كَوْنًا - ہونا

تَكُ - آپ ہوں

مِرْيَة - شک (کسی معاملہ میں تردد کرنا)

اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ وَيَتۡلُوۡهُ شَاهِدٌ مِّنۡهُ وَمِنۡ قَبۡلِهٖ كِتٰبُ مُوۡسٰٓى اِمَامًا وَّ رَحۡمَةً ؕ اُولٰٓـئِكَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ ؕ وَمَنۡ
يَّكۡفُرۡ بِهٖ مِنَ الۡاَحۡزَابِ فَالنَّارُ مَوۡعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡهُ ۚ اِنَّهُ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۷﴾

پھر بھلا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے ایک صاف شہادت رکھتا تھا، اس کے بعد ایک گواہ بھی پروردگار کی طرف سے (اس شہادت کی تائید میں) آ گیا، اور پہلے موسیٰؑ کی کتاب رہنما اور رحمت کے طور پر آئی ہوئی بھی موجود تھی (کیا وہ بھی دنیا پرستوں کی طرح اس سے انکار کر سکتا ہے؟) ایسے لوگ تو اس پر ایمان ہی لائیں گے اور انسانی گروہوں میں سے جو کوئی اس کا انکار کرے تو اس کے لیے جس جگہ کا وعدہ ہے وہ دوزخ ہے پس اے پیغمبرؐ، تم اِس چیز کی طرف سے کسی شک میں نہ پڑنا، یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے مگر اکثر لوگ نہیں مانتے

Can it happen that he who takes his stand on a clear evidence from his Lord, subsequently followed by a witness from Him (in his support), and prior to that the Book of Moses was revealed as a guide and a mercy, (would even he deny the truth in the manner of those who adore the life of this world)? Rather, such men are bound to believe in it. The Fire shall be the promised resort of the groups that disbelieve. So be in no doubt about it for this indeed is the truth from your Lord although most people do not believe.

محمد اقبال

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا ؕ اُولٰٓئِکَ یُعۡرَضُوۡنَ عَلٰی رَبِّهِمۡ وَ یَقُوۡلُ الۡاَشۡهَادُ هٰۤؤُلَآءِ الَّذِیۡنَ کَذَبُوۡا عَلٰی رَبِّهِمۡ ۚ اَلَا لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۸﴾

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ - اور کون بڑا ظالم ہے اس سے جو

(مِمَّنِ = مِنْ + مَنْ)

افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا - گھڑے اللہ پر جھوٹ

اِفتَرَی - گھڑنا

اُولٰٓئِکَ یُعۡرَضُوۡنَ - ایسے لوگ پیش کیے جائیں گے

عَرَضَ یَعْرِضُ ، عَرْضًا - پیش کرنا، سامنے رکھنا

ع ر ض کے مادے سے قرآن میں 10 مشتق حالتوں میں کل 79 الفاظ آئے ہیں

تفصیل آگے اضافی مواد میں

عَلٰی رَبِّهِمۡ - اپنے رب کے حضور

وَیَقُوۡلُ الۡاَشۡهَادُ - اور کہیں گے گواہ

اَشْهاد ، شَاهِد کی جمع (گواہی دینے والے)

هٰۤؤُلَآءِ الَّذِیۡنَ - کہ یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے

هٰؤُلَاءِ اسم اشارہ (یہی ہیں)

کَذَبُوۡا عَلٰی رَبِّهِمۡ - جھوٹ گھڑا تھا اپنے رب پر

اَلَا لَعۡنَةُ اللّٰهِ - سن لو ! اللہ کی لعنت ہے

عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ - (ایسے) ظالموں پر

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ
كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿١٨﴾

اور اُس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑے؟ ایسے لوگ اپنے رب کے حضور پیش ہوں گے اور گواہ شہادت دیں گے کہ یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ گھڑا تھا سنو! خدا کی لعنت ہے ظالموں پر

And who is a greater wrong-doer than he who invents a lie against Allah? Such men will be set forth before their Lord and witnesses will say: 'These are the ones who lied against their Lord. Lo! Allah's curse be upon the wrong-doers;

محمد اقبال

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَ یَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَۙ۝۱۸

یہ کس جھوٹ کا ذکر ہے؟

- یہ کہنا کہ اللہ کے ساتھ خدائی اور استحقاق بندگی میں دوسرے بھی شریک ہیں۔ یا یہ کہے کہ خدا کو اپنے بندوں کی ہدایت و ضلالت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور اس نے کوئی کتاب اور کوئی نبی ہماری ہدایت کے لیے نہیں بھیجا ہے بلکہ ہمیں آزاد چھوڑ دیا ہے کہ جو ڈھنگ چاہیں اپنی زندگی کے لیے اختیار کرلیں۔ یا یہ کہے کہ خدا نے ہمیں یونہی کھیل کے طور پر پیدا کیا اور یونہی ہم کو ختم کردے گا، کوئی جواب دہی ہمیں اس کے سامنے نہیں کرنی ہے اور کوئی جزاوسزا نہیں ہونی ہے۔
- اللہ کی نسبت وہ باتیں کہنا جو اس نے بتائی ہی نہیں، اس جھوٹ گھڑنے سے مراد خدا کی ذات پر جھوٹ گھڑنا نہیں ہے۔ اس سے مراد خدا کی بات پر جھوٹ گھڑنا ہے
- حرام و حلال کا حق اللہ کے سوا کسی اور کو دینا، انسانی زندگی پر انسان کے اپنے بنائے ہوئے قوانین کے سوا کسی اور کی حاکمیت تسلیم کرنا، انفرادی اور اجتماعی زندگی اللہ کی شریعت سے آزاد تصور کرنا، اللہ کی نازل کردہ شریعت اور دین کو انسانی زندگی سے غیر متعلق اور غیر ضروری سمجھنا، ان سب کا شمار اللہ پر جھوٹ باندھنے میں
- ان جھوٹ باندھنے والوں پر گواہ، گواہی دیں گے۔ یہ گواہ کون ہوں گے ؟ کاتب اعمال ملائکہ، دعوت پہنچانے والے رسول اور اہل ایمان، یہ تمام مخلوق خدا سب کی سب گواہ ہوگی۔ گواہوں کی گواہی کے بعد ان مشرکین پر لعنت کی جائے گی اور یہ لعنت ان کی تمام مصیبتوں کا دروازہ ہوگی (العیاذ باللہ)
- يا مُقَلِّبَ القلوبِ ثَبِّتْ قلبي عَلى دينِكَ - رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ - رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ - آمِين يا رَبَّ العالَمِين

اضافی مواد

Reference Material

رکوع 2   (آیات ۹ تا ۱۸)

- انسان کی تنگ ظرفی اور کوتاہ نظری کا ذکر (انسان پر جب نعمت آتی ہے تو وہ اتراتا ہے اور جب تکلیف آتی ہے تو انتہائی مایوس ہو کر بجھ جاتا ہے)
- اللہ کے محبوب (صابر) بندے نعمتوں پر شکر اور تکالیف پر صبر کرتے ہیں۔ گویا وہ اللہ کے ہر فیصلے پر راضی رہتے ہیں۔
- مشرکین کو دس سورتوں کی مثل بنانے کا چیلنج، تمام انسان اور ان کے جھوٹے خدا قرآن مجید کی مثل دس سورۃ لانے سے عاجز ہیں۔(مدعا کا سچ اور صحیح ثابت کرنا دلیل و برہان کا محتاج ہے)
- دنیا میں وسعتِ رزق کی فراہمی سچائی پر ہونے کی دلیل نہیں اور فقر و تنگی حق پر نہ ہونے کا ثبوت نہیں
- قرآن (اور اس کی تعلیمات) پر ایمان کے بغیر کوئی نیک عمل آخرت میں کام نہ دے گا، دنیا کے طلب گاروں کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں رکھا گیا
- نبی اکرم ﷺ حقانیت قرآن پر اللہ کی طرف سے بصیرت رکھتے تھے۔ اور اللہ کی طرف سے کتاب الٰہی ہونے پر گواہ اور تورات کے حقائق سے بھی باخبر تھے
- اللہ سے بصیرت کی دعا، قرآن مجید اور اس میں بیان کیے گئے حقائق پر توجہ اور ان مطالعہ، قرآن کی حقانیت کے بارے میں شک و شبہات دور کرنے کے اسباب ہیں
- خود ساختہ کام کو خدا کے ساتھ نسبت دینا، بدعات ایجاد کرنا، حرام و حلال کا حق اللہ کے سوا کسی اور کو دینا، انسانی زندگی پر انسان کے اپنے بنائے ہوئے قوانین کے سوا اور کسی کی حاکمیت تسلیم کرنا، انفرادی اور اجتماعی زندگی اللہ کو شریعت سے آزاد تصور کرنا، اللہ کی نازل کردہ شریعت اور دین کو انسانی زندگی سے غیر متعلق اور غیر ضروری سمجھنا ۔اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے

عَرَض (قرآن کے الفاظ کی تفہیم کی ایک جہت یہ بھی)

A reference slide

مادہ : ع ر ض

- اس مادے سے نکلے ہوئے کچھ الفاظ جو قرآن مجید میں آئے ہیں - عَرَضَ، عَرَّضْ، أَعْرَضَ، عَرْض، عُرْضَة، عَرِيض، عَارِض، إِعْرَاض، مُّعْرِضُون، يُعْرَضُونَ (10 مشتق حالتوں میں کل 79 الفاظ)

1. عَرْض ۔ چوڑائی (سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ .....)
2. عُرِض ۔ پیش کرنا (وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا لَّقَدْ ۔ اور سب کے سب تمہارے رب کے حضور صف در صف پیش کیے جائیں گے)
3. أَعْرَاضاً ۔ منہ پھیرنا (وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا -جب کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو
4. عَرَضَ ۔ سامانِ دنیا، بے ثبات چیز (عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ دنیاوی سامان/ فائدہ)
5. عَارِضْ ۔ بادل (فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا - پھر جب انہوں نے اُس عذاب کو اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے "یہ بادل ہے جو ہم کو سیراب کر دے گا)
6. عُرْضَة ۔ آڑ (وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ ، اللہ کے نام کو ایسی قسمیں کھانے کے لیے آڑ نہ بناؤ)
7. عَرَّض ۔ پہلودار (اشارے کنایے سے) بات کرنا (وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ ...)

ع ر ض مادے سے کئی الفاظ مشتق- لیکن مختلف معانی (چوڑائی، پیش کرنا، منہ پھیرنا، بے ثبات چیز، بادل، آڑ، حلق میں پھنسی ہوئی چیز، بیماری، پہلودار بات کرنا)

A reference slide

عَرَضَ (قرآن کے الفاظ کی تفہیم کی ایک جہت یہ بھی)

اس مادے سے نکلے ہوئے کچھ الفاظ جو قرآن مجید میں آئے ہیں - عَرَضَ، عَرَّضْ، أَعْرَضَ، عَرْض، عُرْضَة، عَرِيض، عَارِض، إِعْرَاض، مُّعْرِضُون، يُعْرَضُون (10 مشتق حالتوں میں کل 79 الفاظ)

- ع ر ض مادے میں بنیادی معنیٰ ۔ کسی چیز کی چوڑائی (دُعَاءٍ عَرِيضٍ - لمبی چوڑی دعا)
- عَرض الشيء ۔ کسی چیز کی چوڑائی والا پہلو، ایک پہلو ظاہر ہونا - اس سے جڑے 3 لفظ (۱) إِعْرَاض ۔ پہلو پھیرنا (منہ موڑنا)، (۲) عُرِض ۔ پیش کرنا (إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ ہم نے امانتیں پیش کیں ...)، (۳) پہلودار (گول مول بات) عَرَّضْ
- پیش کرنے کے مفہوم میں اَلْعَارِض ۔ ہر وہ چیز جو بہت نمایاں ہو (اس سے بادل کے معنیٰ جو وہ افق پہ چھایا ہوا ہو
- اسی لحاظ سے انسان کے رُخسار سامنے اور نمایاں ہونے کی وجہ سے عَارِض کہلاتے ہیں
- سامنے آنے والی چیز آڑ بھی بنتی ہے اس لحاظ سے عَارِض کا لفظ سامنے آ کر آڑ بن جانے والی چیز کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے ایسی چیز کو عُرْضَة کہا جاتا ہے (وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ — تم نہ بناؤ اپنی قسموں کو ایک آڑ)
- آڑ کے معنوں سے ہی مرض کو عَارِضہ کہا جاتا ہے کہ وہ صحت کے لیے آڑ بن گیا ہے
- کوئی چیز حلق میں پھنس جائے تو اس کے لیے اعترض الشيء في حلقه ۔(یہ معانی قرآن میں نہیں آئے) لیکن اس سے اعتراض کے معنیٰ واضح ہوتے ہیں (اور تعرض کے بھی)
- عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا میں یہ لفظ دنیاوی سامان کے معنیٰ میں - اس سے یہ عارضی (بے ثبات چیز کے لیے مستعمل ہے)

اس مادے سے اردو میں مستعمل الفاظ : عرض، اعتراض، عارضہ، تعرض، معارض، معترض، تعریض، عارض، عارضی